بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۳۰ وفا ۱۳۴۴ ہش ۳۰ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ ۳۰ جولائی ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۷۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۲۹ جولائی بوقت ۸½ بجے صبح

کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۹ جولائی محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو پھوڑے کی تکلیف سے نسبتاً آرام ہے لیکن زخم ابھی پوری طرح مندمل نہیں ہوا۔ احباب صاحبزادہ صاحب کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

○ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منٹگمری کا مورخہ ۲۶ جولائی کو لاہور میں اپنڈے سائٹس کا اپریشن کامیابی کے ساتھ ہوگیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کو کامل صحت عطا فرمائے آمین

○ ممباسہ (مشرقی افریقہ) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مبلغ السلام مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب صوفی معہ اہل و عیال بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں الحمد للہ (وکیل التبشیر ربوہ)

○ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم بابا تراب الدین صاحب سابق مؤذن مسجد محلہ دار الفضل قادیان مورخہ ۲۸۔۲۹ جولائی کی درمیانی شب کو اڑھائی بجے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ آج مورخہ ۲۹ جولائی کو بعد نماز عصر مسجد مبارک سے ملحقہ میدان میں ادا کی جائے گی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات عطا کرے۔ آمین۔

○ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"امانت فنڈ تحریک جدید میں
روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے
اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ زندہ ایمان جس سے انسان کو ایقانِ تام حاصل ہوتا ہے الہام ہی پر منحصر ہے

الہام سے انسان کو ایک نور ملتا ہے جس سے وہ ہر تاریکی سے مبرا ہو جاتا ہے

"اصل میں ایمان کے کمالِ تام کا ذریعہ الہاماتِ صحیحہ اور پیشگوئی ہوتے ہیں۔ ایمان کبھی قصوں کہانیوں سے ترقی نہیں پکڑتے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ انسان جس مذہب میں پیدا ہوتا ہے جس راہ و رسم کا پابند اپنے آباء و اجداد کو پاتا ہے اکثر اسی کا پابند ہوا کرتا ہے۔ اگر ایک بت پرست کے گھر میں پیدا ہوا ہو تو بت پرستی ہی اس کا شیوہ ہوگا اور اگر ایک عیسائی کے ہاں اس نے تربیت پائی ہے تو وہی خو بو اس میں پائی جائے گی۔ مگر اس کے مسائل اور اس کے بنیادی عقائد کا بہت سا حصہ ایسا ہوتا ہے کہ اس کی عقل و فہم میں کچھ بھی نہیں آیا ہوتا۔ صرف لکیر کا فقیر ہوتا ہے بچپن اور اوائل عمر میں تو کیا کوئی ان مذاہب کی حقیقت سے آگاہ ہوگا عیسویت کے حامی تو اگر ان سے کوئی پوری تعلیم کا پورا جوان عاقل بالغ بھی ان کی تثلیث کے راز کو پوچھے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ راز ہے جو ایشیائی دماغ کی بناوٹ کے لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ اور یہی حال بت پرست کا ہے۔ ہاں البتہ اسلام ایک دنیا میں ایسا مذہب ہے کہ جس کے عقائد ایسے ہیں کہ انسان ان کو سمجھ سکتا ہے اور وہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں۔ اسلام کے مسائل ایسے ہیں کہ کسی خاص دماغ یا عقل کے واسطے خاص نہیں بلکہ وہ تمام دنیا کے واسطے یکساں ہیں اور ہر ایک کی سمجھ میں آسکتے ہیں مگر وہ زندہ ایمان کہ جس سے انسان خدا تعالیٰ کو گویا دیکھ لیتا ہے اور وہ نور جس سے انسان کی آنکھ کھل کر اس کو ایقانِ تام حاصل ہو جاوے وہ صرف الہام ہی پر منحصر ہے۔ الہام سے انسان کو ایک نور ملتا ہے جس سے وہ ہر تاریکی سے مبرا ہو جاتا ہے اور ایک قسم کا اطمینان اور تسلی اسے ملتی ہے۔ اس کا نفس اس دن سے خدا تعالیٰ میں آرام پانے لگتا ہے اور ہر گناہ اور فسق و فجور سے اس کا دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اس کا دل امید اور بیم سے بھر جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی حقیقی معرفت کی وجہ سے وہ ہر وقت ترساں و لرزاں رہتا ہے اور زندگی کو ناپائیدار جانتا اور سفلی لذات کی ہوس اور خواہش کو ترک کر کے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول میں لگ جاتا ہے اور درحقیقت وہ اسی وقت گناہ کی آلودگی سے علیحدہ ہوتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم صفحہ ۳۲۵، ۳۲۶)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۶۵ء

ضرورت الامام

آج ہم مسلمانوں میں جو ادبار دیکھتے ہیں اس کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ باوجود کثرت کے مسلمانوں کی وجاہت دنیا میں بہت کم ہوگئی ہے۔ سیاست ان کے قبضہ سے نکل گئی ہے۔ دولت ان کے پاس نہیں۔ سائنسی علوم میں وہ بہت پیچھے ہیں۔ الغرض ہر معاملہ میں مسلمان مغربی اقوام سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ اس طرح ان کی دنیوی وجاہت میں فرق آگیا ہے۔ دوسرا پہلو ادبار کا یہ ہے کہ مسلمانوں کے اخلاق بگڑ گئے ہیں۔ مذہب سے ان کی دلچسپی کم ہوتی جارہی ہے۔ وہ دنیا کے پیچھے بھاگنے لگے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق منقطع ہوتا جارہا ہے۔ یہاں تک کہ اب بڑے بڑے عالم فاضل بھی مغرب سے متاثر ہوکر اس عقیدہ کے پیرو ہوگئے ہیں کہ دعا وغیرہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اور نہ خواب و کشوف کوئی معنے رکھتے ہیں۔ الہام محض ڈھکوسلا ہے وغیرہ وغیرہ۔

الغرض مسلمان دونوں پہلوؤں سے کمزور ہوتے چلے گئے ہیں اور اس طرح دنیا میں ان کا وقار بہت کم ہوتا چلا گیا ہے۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ جب مسلمان عیسائیوں کے ایک شہر کو فوجی مصلحت کی وجہ سے خالی کرنے لگے تو اس شہر کے باشندوں نے ان سے درخواست کی کہ اگرچہ آپ کے دشمن عیسائی اور ہمارے ہم مذہب ہیں لیکن جو آرام ہم کو آپ لوگوں کے زیر سایہ ملا ہے۔ وہ اپنے ہم مذہبوں کے زیر سایہ نہیں ملے گا اس لئے آپ ہم کو چھوڑ کر نہ جائیں اس کے برخلاف آج ہم دیکھتے ہیں کہ تمام دنیا کی اقوام گویا مسلمانوں کا نام ونشان مٹا دینے پر تلی ہوئی ہیں۔ بھارت۔ فلسطین۔ کشمیر۔ قبرص اور ایسے ہی دیگر ملکوں میں تو کھلم کھلا مسلمانوں کا صفایا کرنے کی تدابیر پر عمل ہورہا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو تمام مغربی اقوام جن میں امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس وغیرہ سبھی شامل ہیں گویا مسلمانوں کے خلاف ایک سازش کئے ہوئے ہیں۔ ان وجوہات میں سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ مسلمان دنیوی شان وشوکت ہی میں نہیں بلکہ دینی وجاہت میں بھی نہایت کمزور ہوگئے ہوئے ہیں البتہ یہ امر خوشکن ہے کہ اب بہت سے سنجیدہ مسلمان اس بات کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ اور سوچنے لگے ہیں کہ مسلمانوں کی یہ حالت کیوں ہوئی ہے اور اس مرض کا کیا علاج ہے۔ مگر جیسا کہ ہم نے گزشتہ اداریوں میں لکھا ہے۔ ابھی تک انہیں راہ راست سے ناواقفی ہے۔ وہ اس معاملہ پر محض عقلی تجاویز سے قابو پانا چاہتے ہیں وہ مسلمانوں کے امراض کا علاج خود اپنی دانشوری سے کرنا چاہتے ہیں اور کبھی قرآن کریم اٹھا کر نہیں دیکھتے کہ جس اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دنیا میں انسان کی راہنمائی کے لئے بھیجا ہے اس میں کوئی ایسا نسخہ بھی موجود ہے۔ کہ جب مسلمان پر ایسی ادبار کی حالت وارد ہو جائے۔ تو ان میں اسلام کو از سر نو کس طرح قائم کیا جائے گا۔ آخر سوچنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو اس لئے تو نہیں بھیجا تھا کہ وہ چند صدیاں برسر عروج رہ کر لادینی اور الحاد اور غیر ادیان سے شکست کھا کر ہمیشہ کے لئے مٹ مٹا جائے۔ اگر ایسا نہیں ہے۔ تو سوچنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ضرور کوئی نہ کوئی ایسے حالات کا چارہ قرآن کریم میں پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔

یریدون لیطفئوا
نور اللہ بافواھھم
واللہ متم نورہ ولو
کرہ الکافرون ○ ھو الذی
ارسل رسولہ بالھدیٰ
ودین الحق لیظھرہ علی
الدین کلہ ولو کرہ
المشرکون ○ (سورۃ صف آیۃ ۱۰)

ترجمہ۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کے نور کو بجھادیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرکے چھوڑے گا۔ خواہ کافر لوگ کتنا ہی ناپسند کریں۔ وہ خدا تعالیٰ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

ان آیات کریمہ کو بار بار پڑھیں دیکھئے اللہ تعالیٰ نے کس تحدی سے فرماتا ہے کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرکے ہی چھوڑے گا۔ خواہ کافر اور مشرک کتنی مخالفت کریں۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مسلمان دانشور اور عالم فاضل اسلام کو دنیا پر غالب کریں گے بلکہ صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کرے گا۔ چنانچہ اس نے اسی لئے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے فرستادگان کے ذریعہ ہی اسلام کو غلبہ دیتا ہے نہ کہ بڑے بڑے لکھے پڑھوں کے ذریعہ۔

یہ ٹھیک ہے کہ دین کا علم حاصل کرنا نہایت ضروری ہے کہ ؎

بے علم نتواں خدا را شناخت

لیکن اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام اور تجدید واحیائے دین کو علماء و فضلاء کے بھروسہ پر نہیں چھوڑ رکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں خود اپنے نور کو پورا کرکے ہی چھوڑوں گا۔ اس کے یہ معنے تو نہیں کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کا نور اب پورا نہیں ہے وہ اپنی تمام صفات میں کامل ہے۔ اس لئے اس کے معنی یہی ہیں کہ میں دنیا میں اسلام کو پوری طرح جاری وساری کرکے چھوڑوں گا۔ یعنی تمام دنیا کو اپنا عبادت گزار بناؤں گا۔ اب ظاہر ہے کہ ایسا اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ایک روحانی نظام دنیا میں اسی طرح قائم کرے جس طرح اس نے تکوینی نظام قائم کیا ہوا ہے۔ جس طرح تکوینی نظام میں ذرا سا فرق پڑ جانے سے کائنات درہم برہم ہو سکتی ہے۔ اسی طرح روحانی نظام میں فرق پڑ جانے سے دنیا تہس نہس ہو سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا
لہ لحافظون

یعنی ہمیں نے قرآن کریم نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اب اس کے ساتھ ہی حدیث

من لم یعرف امام
زمانہ فقد مات
میتۃ الجاھلیۃ

کو ملا کر پڑھیئے تو انسان آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ امام زمانہ دراصل اللہ تعالیٰ کے روحانی نظام کی ایک کڑی ہے۔ اس لئے اپنے زمانہ کے امام کی شناخت انسان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ افسوس ہے کہ آج مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے اس روحانی نظام کو فراموش کردیا ہے اور مسلمانوں کی نکبت اور زوال کا علاج دانشوروں کی تدابیر کو سمجھ لیا ہے۔ بےشک مجاہدہ۔ اتحاد و اتفاق ضروری ہے مگر

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

لوگو خدائے پاک کا فرماں سنو سنو

لوگو خدائے پاک کا فرماں سنو سنو
لب پر ہمارے ہے وہی قرآں سنو سنو

دانشوروں کی بات تو سنتے رہے بہت
اب بولتا ہے مہدیٔ دوراں سنو سنو

آندھی اٹھی ہے لوط کی آنکھوں سے دیکھ لو
پھر شور زن ہے نوح کا طوفاں سنو سنو

انسانیت نے کر لئے پیدا جو آپ درد
انسانیت کے درد کا درماں سنو سنو

انّا لہ لحافظون تنویر صاف ہے
تجدید دیں کا وعدۂ یزداں سنو سنو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بابرکت وجود

اور

ہمارا فرض

(مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے۔ ربوہ)

(۱)

ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نے حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایسے عظیم المرتبت موعود خلیفۃ المسیح کا عہد پایا اور حضور کی برکات سے مستفیض ہوئے ہم نے آپ کے عہدِ خلافت میں اپنی آنکھوں سے کثرت کے ساتھ انوارِ الٰہی آسمان سے اُترتے دیکھے۔ خدا تعالیٰ کی مدد آتی دیکھی اور کثرت کے ساتھ زندہ خدا کے زندہ نشانات دیکھے (الحمد للہ علیٰ ذالک) اور یہ سب کچھ کیوں نہ ہوتا جبکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آپ ایسے عظیم بالشان بیٹے کا حدیث نبوی صلے اللہ علیہ السلام یتزوّج و یولد لہ' میں بھی ذکر موجود ہے اور آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی المصلح الموعود والی عظیم الشان پیشگوئی کے بھی مصداق ہیں جس میں حضور علیہ السلام کو اسلام کی صداقت کے نشان کے طور پر حضور کی ذریت طیبہ میں سے ایک ایسے جلیل القدر وجود کی بشارت دی گئی تھی جو کئی باتوں میں آپ سے مشابہ ہوگا۔ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا اس طرح کہ دنیا کے کونے کونے سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء آئندہ بھی انشاء اللہ آتے رہیں گے اور ہوں گے بھی اپنی اپنی جگہ صاحبِ مقام لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شان آپ کے مصلح موعود اور موعود خلیفہ ہونے کی وجہ سے سب سے جُدا اور ممتاز ہے اور اس پر نظام جماعت کے استحکام اور اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں حضور کے کارنامے جنہیں دیکھ کر دنیا دنگ رہ گئی ہے شاہد ناطق ہیں اس کی وجہ سے حضور ایک خصوصی شان کے مالک ہیں جو آپ سے مخصوص ہے چنانچہ اسی امر کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۷ دسمبر ۱۹۱۶ء کو جلسہ سالانہ کی تقریر کے دوران فرمایا:-

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں اور اس کو خوب اچھی طرح سُن لو پھر کبھی تم کو نصیب نہیں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ (موجودہ دور میں) سب سے بہتر تھا مگر وہ گزر گیا اس کے بعد حضرت خلیفہ اوّل رضی کا زمانہ آیا مگر وہ بھی نہ رہا اب میرا زمانہ ہے اور میں بھی انسان ہوں یہ بھی نہیں رہے گا مگر میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ مجھ سے بعد اگر کسی غیر مامور انسان سے تمہارا معاملہ پڑا تو مجھ جیسا نہیں ملے گا۔" (ذکر الٰہی ص۲۶)

اور جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء میں حضور ایدہ اللہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا

"چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر یہ انکشاف کیا گیا ہے اس لئے گو میں پہلے بھی مختلف مقامات پر اس کا اعلان کر چکا ہوں مگر اب جبکہ ساری جماعت یہاں جمع ہے میں اس کے سامنے ایک بار پھر یہ اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور اسی کے انکشاف کے ماتحت میں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ مصلح موعود جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے ماتحت دنیا میں آنا تھا اور جس کے متعلق یہ مقدر تھا کہ وہ اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا اور اس کا وجود خدا کے جلالی نشانات کا حامل ہوگا وہ میں ہی ہوں اور میرے ذریعہ ہی وہ پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک موعود بیٹے کے متعلق فرمائی تھیں۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)

لاریب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بلحاظ خلیفۃ المسیح عظیم بالشان خلیفہ ہیں اور خاص شان کے حامل ہیں اپنے والد ماجد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کمال درجہ مشابہت رکھتے ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے کشوف و الہامات کا شرف بخشا آپ نے جو مثیل مسیح ہیں اپنی خلافت کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح قرآنی معارف کے ایسے ایسے خزانے لٹائے کہ بڑے بڑے علماء انہیں دیکھ کر دنگ رہ گئے۔

آپ نے سیاسی اور تاریخی اور علمی مسائل پر اس عمدگی کے ساتھ قلم اٹھایا کہ بڑے بڑے سیاستدان، تاریخ دان اور عالم حیران رہ گئے۔ اس طرح آپ کے وجود میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ الہامی پیشگوئی پوری ہوئی کہ وہ ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح خدا کے فضل سے ہی ہر میدان میں فتح پائی۔ اور ہمیشہ ایک کامیاب جرنیل ثابت ہوئے۔ آپ نے خدا کے فضل سے جماعت کی کشتی کو مخالفتوں اور مشکلات کے شدید طوفانوں میں سے صحیح و سالم پار لگایا۔ آپ نے پیشگوئی کے عین مطابق اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے عیسائیت اور کفر و الحاد پر ایسی یلغار کی کہ اسے ہر میدان میں پسپا ہونا پڑا۔ آپ نے دنیا بھر میں تبلیغی مشن قائم کر کے اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا۔ آپ نے اپنے مسیحی نفس سے روحانی مردوں کو زندہ کیا اور انہیں خدا کے فضل سے خدا کے مقرب بندے بنا دیا۔ آپ نے جماعت میں ایک پائیدار نظام قائم فرمایا۔ آپ نے اکناف عالم کے احمدیوں کو ایک شیرازہ میں پرو دیا اور ان میں دین کے لئے قربانی کی ایک روح پھونک دی اور یہ سب کچھ خدا کی دین ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۝

(۲)

ہمارے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے گزشتہ اکاون سال کے دوران ہمارے لئے کیا کیا دُکھ نہیں اٹھائے کیا کیا رنج نہیں سہے اور کیا کیا تکلیفیں نہیں برداشت کیں ہمیں دُکھ سے نجات دینے کے لئے آپ نے اپنے تئیں آرام سے محروم کیا اور ہمارے درد کی وجہ سے خود درد سے بیتاب ہونا برداشت کیا ہر مشکل میں ہماری راہنمائی کے لئے آپ نے خود تلخیاں برداشت کیں سختیاں سہیں اور ہماری تربیت اور ہماری روحانی ترقی کے لئے اپنے لئے دن رات کڑھنا پسند کیا الغرض حضور ایدہ اللہ نے ہر مشکل میں ہماری راہنمائی فرمائی ہر دکھ میں ہمارے ساتھ شریک ہوئے ہر منزل پر ہمارا ہاتھ تھاما اور ہمیں اوپر اٹھانے کی ہر ممکن کوشش فرمائی اور اس میں اپنی صحت کی بھی پرواہ نہ کی۔ چنانچہ ہمارے محسن اور مشفق آقا خود اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دیکھو میں ایک بیمار آدمی ہوں اور مجھ پر بہت بڑے بڑے بوجھ ہیں تمہاری روحانیت کا خیال تمہاری تربیت کی فکر تمہاری دینی اور دنیوی مشکلات کے دور کرنے کی کوشش کرنا کیا میرے لئے کوئی معمولی کام ہے اگر کسی ایک بچہ کو کوئی تکلیف ہو یا کسی مصیبت میں ہو تو اسے آرام نہیں آتا مگر میرے تو لاکھوں بچے ہیں۔ کوئی کسی تکلیف میں ہوتا ہے اور کوئی کسی میں۔ کوئی کسی مشکل میں ہوتا ہے کوئی کسی میں اس سے آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ میری ہر گھڑی اور ہر لحظہ کس مصیبت اور کس رنج میں گزرتی ہے ......

مجھے تمہارے لئے ایسا دل دیا گیا ہے جو تمہارے درد تمہاری مصیبت اور تمہاری تکلیف کو تم سے زیادہ محسوس کرتا ہے اور خدا تعالیٰ نے تمہیں ایک ایسا انسان دیا ہے جو ہر وقت تمہارے کاموں میں تمہارا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار ہے اور بلا کسی اجر اور امید کے صرف خدا کے لئے دن رات تمہاری بہتری اور بھلائی میں صرف کرتا ہے۔ یہ میں اس لئے نہیں کہتا کہ تم پر احسان جتاؤں میرا تم میں سے کسی پر احسان نہیں ہے بلکہ اس لئے کہتا ہوں کہ جب اس قدر مجھ پر بوجھ ہے اور پھر آپ لوگ بھی ہر معاملہ میں مجھ سے دعا کرانی چاہتے ہیں اور جب خدا تعالیٰ میری دعائیں سُنتا اور اکثر سُنتا ہے تو اس پر خوش ہوتے ہو تو پھر بتلاؤ میں ان کاموں کو اس حالت میں کس طرح پورا کر سکتا ہوں۔ جب دن رات مجھے یہ سُنایا جاتا ہے

(بقیہ ...)

پس جبکہ ہمارے مہربان آقا ہماری خاطر یہ سب دکھ اُٹھاتے اور سختیاں برداشت کرتے رہے ہیں تو ہم سب کا بھی یہ فرض ہے کہ اپنے محبوب و محسن آقا کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے رات دن دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور آہ وزاری سے کام لیں گڑگڑائیں اس مشفق آقا کی درازئ عمر کے لئے جس نے ہمارے لئے عمر بھر ہر لحظہ اور ہر گھڑی دُکھ اٹھایا اور مصیبت برداشت کی جس نے اپنی کمزور صحت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہمارے دُکھ اور ہمارے درد اور ہماری مصیبت کو ہمیشہ اپنا دُکھ اپنا درد اور اپنی مصیبت سمجھا اور اسے ہم سے زیادہ شدت کے ساتھ محسوس کیا۔ اس آقا کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے کثرت سے صدقہ دیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ اے اللہ! تو ہر بات پر قادر ہے تو شافئ مطلق ہے حضور پُر نور کو جلد کامل شفا عطا فرمادے اور اس بابرکت وجود کو پھر سے نئی زندگی دیدے۔ اے حیّ و قیوم خدا یہ امر تیری رحمت سے کچھ بعید نہیں تیرے ان عاجز بندوں نے کئی مرتبہ مشاہدہ کیا ہے کہ تو نے حضور اقدس کو نئی زندگی دیدی کا اے اللہ ہماری کمزور حالت پر رحم فرما اور حضور کو توفیق دے کہ محض تیرے فضل سے ایک لمبے عرصہ تک ان عاجزوں کی راہنمائی فرماتے چلے جائیں یہاں تک کہ اسلام ساری دنیا پر غالب آجائے اور تیری حکومت ساری دنیا پر قائم ہو جائے اور ساری دنیا تیرے پیارے مرسل محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا شروع کردے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین ہو جائے۔ اے اللہ ہم تھوڑے ہیں اور کمزور ہیں بے بس اور بیکس ہیں ناچیز ہیں اور ناتواں ہمیں اپنی کمزوریوں اپنی غفلتوں اور کوتاہیوں اور کمیوں کا اعتراف ہے۔ اے اللہ تو ہمیشہ رحم فرما اور اپنے اس مقدس وجود کو پھر سے ایک نئی زندگی اور لمبی زندگی عطا فرمادے فعال زندگی زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین والی کامیاب و کامران زندگی تا دنیا ان برکات سے جو حضور کی ذات سے وابستہ ہیں ایک لمبا عرصہ تک اور مستفیض ہو سکے اور حضور کی راہنمائی سے زیادہ سے زیادہ فیض یاب ہو سکے۔ آمین یا رب العالمین۔

(۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے وجود باجود ایسی عظیم نعمت سے فیضیاب ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ اگر تم میری کسی نعمت کا شکر ادا کروگے تو میں اس میں اور زیادہ اضافہ کردونگا اور شکر ادا کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ ہم حضور کی دل سے قدر کرنے کے ساتھ ساتھ حضور ایدہ اللہ کے احکامات، ارشادات بلکہ اشارات کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور اس کے لئے خدا تعالیٰ سے توفیق چاہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ عید میں فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سلطان القلم ہیں اور میں سلطان البیان۔ حضور کا یہ ارشاد سَو فیصدی درست ہے حضور کے اکاون سالہ دورِ خلافت میں جماعتِ احمدیہ ہر قسم کے سرد وگرم میں سے گزری ہے۔ ایک بار نہیں بلکہ کئی کئی بار اور ہر حالت اور ہر موقعہ اور ہر مشکل کیلئے حضور کے ارشادات بکثرت موجود ہیں جن سے ہم راہنمائی حاصل کرسکتے ہیں۔ اگر ہم میں سے ہر فرد اپنے ہر کام میں ہر آن حضور کے ارشادات کو مدِّ نظر رکھے ان پر عمل پیرا ہو اور ان کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا رہے تو جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی برکت سے روحانی اور دنیاوی ہر لحاظ سے دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جائے گی مگر اس کے لئے شرط یہی ہے کہ ہم حضور کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھنے میں خوشی محسوس کریں اور اس سے سرِ مو انحراف نہ کریں اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے غرضیکہ ہر کام میں یہی امر ہمارے مدِّ نظر رہے کہ ہم حضور کے ارشادات اور احکامات پر صحیح رنگ میں عمل پیرا ہوں اور کسی چھوٹے سے چھوٹے امر میں بھی حکم عدولی نہ کریں۔

ان دنوں اکثر جماعتوں میں عہدیداروں کے انتخابات ہو رہے ہیں جن کے نتیجہ میں بعض اوقات باہم شکر رنجی اور اختلاف پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے انکی مناسبت سے ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دو ارشادات نقل کئے جاتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ باہم اتحاد و اتفاق اور محبت و مودت کی تلقین فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:-

"پھر کیا وجہ ہے کہ ایسے انسان جن کو اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے اور جو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کے ایک نبی کو مان کر اولی الالباب میں داخل ہو گئے ہیں اور جنہوں نے اس چشمہ سے پانی پیا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بہا ہے اور ایسے وقت میں اسلام کی مدد کے لئے کھڑے ہوئے ہیں جبکہ اس پر نہایت خطرناک وقت آیا ہوا ہے۔ وہ اگر آپس میں لڑنا شروع کر دیں تو کس قدر افسوس کی بات ہے۔ ان لوگوں کو جانے دو جو اختلاف کر کے ہم سے الگ ہو گئے ہیں مگر تم بھی جنہوں نے ایک امام کی بیعت کی ہوئی ہے اور ایک سلک میں منسلک ہو دنیاوی معاملات میں آپس میں ۔ ۔ ۔ ۔ لڑائی جھگڑا کرو تو کیسا رونے کا مقام ہے۔ ابھی میں نے آپ لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سُنائی ہے اس پر عمل کرو اور اگر تم میں کوئی اختلاف ہوتا ہے تو اس کو عمدگی سے دُور کرو۔ اگر کوئی تکلیف پہنچتا ہے تو اسے برداشت کرو۔ بعض اوقات بہت معمولی معمولی باتوں پر اختلاف ہو جاتا ہے کہ فلاں کو کیوں سیکرٹری بنایا گیا ہے۔ فلاں پریذیڈنٹ کیوں بن گیا۔ کیا موجودہ زمانہ اس قسم کے اختلاف کرنے کا ہے؟ ان لوگوں کو دیکھو جن کا مذہب ہمارے نزدیک سچا نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان میں بڑے بڑے جرنیل ہوتے ہیں مگر ضرورت کے وقت انہیں دوسروں کے ماتحت کر دیتے ہیں مگر وہ اتنا بھی نہیں پوچھتے کہ اس طرح کیوں کیا گیا ہے۔ ابھی فرانس میں ایک ایسے شخص کو کمانڈر ان چیف بنا لیا گیا ہے جو قریب زمانہ میں ہی کرنل تھا۔ مگر کسی نے اسکے خلاف ذرا بھی آواز نہیں اٹھائی۔ آپ لوگوں کو جبکہ ہر چہار طرف سے دشمن حملہ آور ہو رہا ہے چھت پھاڑ کر اور دروازے توڑ کر تم پر یورش کر رہا ہے اپنے جھگڑے اور اپنے اختلاف کیونکر سوجھتے ہیں۔ خدا کے لئے سوچو اور اپنے فرائض کو سمجھو اور اگر تم میں کوئی ایسے لوگ ہیں جن میں بعض کمزوریاں ہیں تو ان کی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جاؤ اور آپس میں ایسی محبت دکھاؤ کہ دیکھنے والے سگے بھائیوں سے بھی زیادہ تم میں الفت دیکھیں اپنے دلوں کو بغض اور حسد سے پاک کر لو اور آئینہ کی طرح بنا لو۔ پھر خدا کی راہ میں اپنے مالوں کو بے دریغ خرچ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اپنے اوقات کو خدا کے لئے لگا دو۔ کیونکہ یہی ذریعہ ہے جس سے تم کامیاب اور فاتح ہو سکتے ہو۔ اور اسی ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کر سکتے ہو"۔ (ذکرِ الٰہی صفحہ ۷۹-۸۰)

اور عہدیداروں کی اطاعت اور ان سے تعاون کی تاکید فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

"پس اپنے پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کی مدد کرو اور کام کرنے والوں پر اعتراض نہ کرو اپنے اندر اطاعت اور فرمانبرداری کی عادت ڈالو۔ اطاعت کرنا غلامی نہیں ہوتی بلکہ حقیقی آزادی یہی ہوتی ہے ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس اس بات کی پرواہ نہ کرو کہ کون سیکرٹری اور کون پریذیڈنٹ ہے بلکہ اپنے اعمال کی اصلاح کرو"۔

(ذکرِ الٰہی صفحہ ۸۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنی میں حضور ایدہ اللہ کی قدر پہچاننے اور اخلاص اور فدائیت کے جذبہ کے ساتھ حضور کے ہر ارشاد پر عمل پیرا ہونے اور ہر حکم پر سرِ تسلیم خم کرنے کی توفیق دے اور جماعت کی وحدت و سالمیت کو برقرار رکھے تا خدا کے بندوں کی یہ چھوٹی سی روحانی جماعت جلد محض خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی روحانیت اور نیکی سے دنیا بھر کو متاثر کر دے اس طرح کہ دنیا اپنی روحانی تشنگی اور پیاس بجھانے کے لئے احمدیت کی طرف متوجہ ہو جائے اور خدا کے فضل سے اسلام کی فتح اور غلبہ کا دن جلد آجائے آمین یا ربّ العالمین۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

درخواستِ دعا

چوہدری منور لطف اللہ صاحب ایڈووکیٹ لاہور مسجد احمدیہ جڑانوالہ کے کیس کے لئے عزیزم محمد سعید ارشد کے ہمراہ صبح چار بجے آرہے تھے کہ ولنگڈن ہسپتال لاہور کے قریب رکشا ایک گڈے سے ٹکرا گئی اور چوہدری صاحب کو چوٹیں آئیں۔ ان کو فوراً میو ہسپتال میں برائے علاج داخل کرا دیا گیا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ چوہدری صاحب کے لئے اور محمد سعید ارشد کی صحتیابی کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاءِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اب مسجد کے مقدمہ کی تاریخ ۱۰/۶/۶۵ مقرر ہوئی ہے دوست اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا فرمادیں۔

(امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم سیّد زمان شاہ صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری مبلغ سیرالیون)

مکرم سید زمان شاہ صاحب مرحوم ضلع جہلم کے ایک گاؤں موضع دھنیالہ میں ایک مشہدی سید خاندان میں جو دہلی سے ہجرت کر کے آیا تھا پیدا ہوئے تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۸۹۲ء کے ابتداء کی ہے آپ کے آباؤ اجداد زمینداری کرتے تھے اور پیری مریدی بھی۔ آپ کے والد محترم سید لعل شاہ صاحب کے مرید ضلع راولپنڈی اور ریاست کشمیر میں کثرت آباد ہیں۔ مرحوم نے اس خاندان میں جو پیروں کا خاندان تھا آنکھیں کھولیں ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے کچھ فاصلہ پر موضع رنجھا میرا کے سکول میں حاصل کی۔ یہاں سے پرائمری کا امتحان اعلیٰ نمبروں پر پاس کر کے وظیفہ حاصل کیا۔ اور آئندہ تعلیم کالا گوجراں ضلع جہلم میں جو جہلم سے چار میل اور دھنیالہ سے پانچ جنوب میں واقع ہے اور اس زمانہ میں تعلیم کا دوسرا مرکز تھا حاصل کی۔ یہاں سے مڈل پاس کر کے آپ جہلم کے گورنمنٹ ہائی سکول میں داخل ہو گئے۔ مڈل میں بھی آپ نے وظیفہ حاصل کیا۔ جہلم میں آپ اپنے پھوپھا کے پاس رہے جو خود بھی استاد تھے۔ ان کا نام سید محمد شاہ صاحب مرحوم تھا۔ شاہ صاحب نے اپنے والد مرحوم کے نمونہ کو اپنایا جو دینداری کی وجہ سے مقبول خاص و عام تھے۔ شاہ صاحب مرحوم کی طبیعت پر اس کا گہرا نقش بیٹھا۔ ادھر محمد شاہ صاحب مرحوم کی تربیت نے اور بھی جلا دی ۱۹۱۲ء میں میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور ملازمت کی طرف توجہ کی ڈپٹی کمشنر جہلم کے دفتر میں اہلمد ہو گئے۔

جنگ چھڑ جانے پر آپ ڈپٹی کمشنر صاحب کے دفتر سے اجازت حاصل کر کے فوج میں بھرتی ہو گئے اور پھر جلد ہی بلوچستان اور ایران کی سرحد پر تشریف لے گئے ۔۔۔ سال یعنی ۱۹۱۷ء میں ڈپٹی کمشنر کے دفتر سپرنٹنڈنٹ چوہدری صادق علی صاحب مرحوم کے ذریعہ احمدی ہوئے۔ چوہدری صاحب مرحوم جماعت میں معروف آدمی تھے۔ تحصیلدار ہو کر ریٹائر ہوئے اور قادیان میں سکونت اختیار کر لی پھر وہاں ہی وفات پائی۔ شاہ صاحب مرحوم کی طبیعت پر چوہدری صاحب مرحوم کا بھی گہرا اثر تھا۔ مطالعہ اگرچہ وسیع نہ تھا تاہم سلسلہ کے متعلق اچھی معلومات رکھتے تھے۔ اور تبلیغی امور میں کافی دلچسپی لیتے تھے اور کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کرتے تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ خلیفۂ وقت اور نظام سلسلہ سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ بوجہ امور مالی میں وسیع تجربہ اور گہری واقفیت رکھنے کے حکام بالا کی نظر میں بہت وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے اہلمد سے ترقی کر کے صدر واصلباقی نویسی کے عہدے تک پہنچے اور وہاں سے ڈی سی کے ریڈر ہو گئے۔ اور پھر ایچ ڈی سی بن گئے۔ آپ نے ضلع جہلم ضلع گجرات اور ضلع سرگودہا میں ایچ ڈی سی کی حیثیت سے کام کیا اور اپنی دیانت اور نیکی کا نہ مٹنے والا نقش ان اضلاع کے لوگوں پر چھوڑا۔

ایک مرتبہ چکوال میں ایک قتل کا مقدمہ آیا اس زمانہ میں چکوال ضلع جہلم اور داور ضلع فیروزپور دو مقام قتل کے لئے مشہور تھے روزانہ قتل کی وارداتیں ہوتیں۔ شاہ صاحب نے خاکسار کو فرمایا کہ تمہارے دل میں جو سوال ہے اس کا جواب آج تم کو مل جائے گا۔ خاکسار حیران ہوا کہ انہیں کیسے میرے خیال کا علم ہوا صاحب مقدمہ آپ سے ملاقات کے لئے مکان پر آیا اور ایک اچھی رقم پیش کی کہ یہ خواہش کی آپ مسل میں کوئی ایسی خامی پیدا کر دیں جس سے وہ قانونی فائدہ اٹھا سکے اور ملزم بری ہو جائے۔

آپ نے اس کو مخاطب کر کے فرمایا چوہدری صاحب آپ کا فرمانا بجا ہے مگر آپ کو یہ بھی تو خیال کرنا چاہیئے وہ اور بھی مصر ہوا کہ آپ ضرور اسکی درخواست پر غور کریں۔ آپ نے سختی کے ساتھ ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ آپ تبلیغ کرنے میں بے حد مستعد تھے اور جب بھی موقع مل جائے تبلیغ کرنے سے نہیں رکتے تھے۔ ملکانہ میں جب ارتداد کا سیلاب امنڈ آیا تھا۔ آپ نے بھی ملازمت سے رخصت لے کر اپنی خدمات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور پیش کر دیں۔ آپ بڑے خشوع اور خضوع سے ادا کرتے اور دعا اور مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتے تہجد گزار تھے اور بہت دعائیں کرنے والے بزرگ تھے۔

۱۹۴۸ء میں ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ جماعت احمدیہ جہلم کے امیر تھے لمبے عرصہ تک امارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنی جائیداد کا انتظام کرنے کے لئے مختار عام کی ضرورت پڑی تو شاہ صاحب کی خدمات اس موقعہ کے لئے طلب کی گئیں اور یہ سعادت شاہ صاحب کے نصیب میں آئی کہ امام عالی مقام کے قرب میں رہ کر خدمت کر سکیں اور اس غرض کے لئے جہلم سے ربوہ تشریف لے آئے تھے۔ جہاں آپ کافی مدت تک خدمات انجام دیتے رہے اسی دوران میں ربوہ کے صدر عمومی بھی بنے۔ ربوہ میں ہی بیمار ہو گئے تھے خاکسار ان کو جہلم لے آیا تو رستہ میں تکلیف محسوس ہوتی فرمانے لگے کہ اگر میں مر جاؤں تو مجھے ربوہ لے جانا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی۔ بالآخر وہ وقت جس سے کسی کو مفر نہیں آ پہنچا اور آپ نے جہلم میں اپنے مکان میں ۲۴ ستمبر کی ۲۷ تاریخ کو جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

شاہ صاحب نے اپنے پیچھے پانچ بچے چھوڑے ہیں تین لڑکیاں اور دو لڑکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور ان کے مدارج کو بلند فرمائے۔ وہ بہت پیچھے آئے اور بہتوں سے آگے نکل گئے ان کا اخلاص قابل رشک تھا سابق بالخیر تھے اور کسی موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ جب بھی کوئی تحریک سلسلہ کی طرف سے کی گئی۔ شاہ صاحب مرحوم نے اس میں ضرور حصہ لیا۔ مرحوم احمدی و غیر احمدی ہر دو حلقوں میں مقبول تھے اور ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ میت بذریعہ ٹرک جہلم سے ربوہ لائی گئی اور مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ ع

خدا بخشے بہت خوبیاں تھیں مرنے والے میں

بالآخر خاکسار احباب سے جہاں مرحوم کے لئے بلندی درجات کی دعا کی درخواست کرتا ہے۔ وہاں ان کی اولاد ذکور و اناث ہر دو کے لئے اور ان کی اولادوں کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو شاہ صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جہلم سے آمدہ خط سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ کی صحت گر گئی ہے۔ ان کی بحالی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا کفیل و حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

یہ مجاہدہ اور اتحاد و اتفاق بھی نظام الٰہیہ کے اندر رہ کر ہی مؤثر ہو سکتا ہے

لیس للانسان الا ما سعیٰ

کے یہ معنی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ نظام سے باہر ہو کر کوشش کی جائے بلکہ ایسی کوشش ہمیں شاید دنیاوی سامانوں سے تو مالا مال کر دے مگر ایک مسلمان کی حقیقی ترقی کی ضامن نہیں۔ ایک مسلمان کی حقیقی ترقی تو اس کوشش اور مجاہدہ سے ہو سکتی ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے روحانی نظام کے اندر رہ کر کی جائے۔ جس طرح ایک فوجی خواہ کتنی بہادری دکھائے جب تک وہ فوجی نظام کے ماتحت ہو کر کام نہ کرے اس کی بہادری ملک و قوم کو اور خود اسکو کوئی فائدہ نہیں دے سکتی اسی طرح ہماری تمام وہ عقلی اور دنیوی تدابیر جو ہم اسلام کے غلبہ کے لئے کرتے ہیں جب تک وہ الٰہی نظام کے اندر رہ کر نہ کی جائیں اور امام الزمان کی رہنمائی میں نہ ہوں اس وقت تک وہ تدابیر سراسر بیکار ہیں۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ جہاد امام کے پیچھے ہی ہو سکتا ہے آج جبکہ جہاد کبیر کا زمانہ ہے ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنا فرستادہ برپا کرتا تاکہ وہ روحانی نظام کو آگے بڑھائے یہی وجہ ہے کہ حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جو شخص اپنے وقت کے امام کو شناخت نہیں کرتا وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

ہمارے دانشوروں علماء و فضلاء کی یہی غلطی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ روحانی نظام کو فراموش کر دیا ہے اور اس سے باہر رہ کر صرف اپنی عقلوں سے موجودہ مسائل کو حل کرنا اور اسلام کو غالب کرنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام کوششیں رائیگاں جا رہی ہیں اور ہر طرف آج بھی یہی شور برپا ہے کہ مسلمان الحاد اور عیسائیت کی چکی میں پستے چلے جاتے ہیں۔ اور کچھ کرتے ہوئے بن نہیں پڑتا۔ مجالس قائم کی جاتی ہیں۔ تقریروں سے ہوا میں زلزلہ آئی ہوئی ہے۔ تحریروں سے الماریاں بھری جا رہی ہیں۔ مگر سب کچھ بے اثر ثابت ہو رہا ہے۔ کیا یہ ایک لمحۂ فکریہ نہیں ہے کہ ہم قرآن کریم سے ہدایت پانے کے لئے ٹھہر جائیں اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے مہلک مرض کے لئے کیا نسخہ تجویز کیا ہے؟

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۵۷۹ زہرہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد عثمان صاحب مرحوم

قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمرہ ۷۰ سال تاریخ بیعت ساکن یادگیر ڈاک خانہ خاص ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ ایک عدد چھڑ اطلائی ۱/۲ تولہ قیمت اندازاً ۷۵/-

۲۔ ٹکے طلائی قیمت اندازاً ۵۰/-

میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ معمولی وظیفہ ماہوار ۱۰/- روپیہ ملتا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

الامۃ:۔ زہرہ بیگم

گواہ شد:۔ بشیر الدین احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر ۲۵/۱۱/۶۴ء

گواہ شد:۔ مولوی محمد امام غوری ولد محمد یوسف غوری صاحب مرحوم یادگیر۔

وصیت نمبر ۱۳۶۱۰ میں سعیدہ بانو زوجہ صوفی غلام احمد صاحب درویش قادیان قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن تعلقہ دیودرگ ڈاک خانہ خاص ضلع رائچور صوبہ علاقہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے لیکن میرا مہر مبلغ پانصد روپیہ میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ سعیدہ بانو

گواہ شد:۔ محمد محبوب وظیفہ یاب ہیڈ ماسٹر دیودرگ۔ ضلع رائچور میسور

گواہ شد:۔ صوفی غلام احمد صاحب درویش خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری محمد احمد خان ولد نور احمد خان درویش قادیان

وصیت نمبر ۱۳۶۱۷ میں سکینہ بی بی زوجہ سید مبشر الدین احمد صاحب قوم پٹھان پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کو ہمبی ڈاک خانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۹۰۰/- روپیہ

۲۔ چوکڑی طلائی قیمت اندازاً ۸۰/- "

۳۔ کان کا پھول طلائی " " ۱۵۰/- "

۴۔ بالی طلائی " " " ۳۰/- "

۵۔ ناک کا پھول طلائی ۲۰/- "

۶۔ انگوٹھی چوڑی نقرئی ۲۰/- "

کل میزان ۱۰۹۰/-

میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں اور کوئی جائیداد پیدا کر سکی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ سکینہ بی بی بقلم خود

گواہ شد:۔ سید مبشر الدین احمد صاحب خاوند موصیہ سونگڑہ ۲۰/۵

گواہ شد:۔ سید ظفر الدین احمد صاحب پسر موصیہ

وصیت نمبر ۱۳۶۱۸ میں محمد ابراہیم ولد میاں پیر محمد صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر تقریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۲ء ساکن کانپور ڈاک خانہ خاص ضلع کانپور صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے ایک عدد مکان رہائشی مالیتی تینتس ہزار روپے ایک عدد قطعہ خالی زمین دس مرلہ مالیتی ایک ہزار روپیہ

میں اپنی مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں۔ اس وصیت کے مبلغ تین ہزار ایک سو روپے میں اپنی زندگی میں ہی انشاء اللہ ادا کر دونگا۔ اگر کسی وجہ سے اس رقم کا کل یا جزو وفات سے قبل ادا نہ کر سکوں تو میری مذکورہ جائیداد میں سے یہ رقم وصول کر لی جائے۔ اگر بوقت وفات میری کوئی اور مذکورہ

۴ جائیداد کے علاوہ جائیداد ثابت ہو یا میں کوئی نئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری اس وقت کچھ آمد نہیں۔ کیونکہ میں بوجہ پیرانہ سالی کچھ نہیں کر سکتا۔ میرے اخراجات میرے بچوں کے ذمہ ہے۔ یہ وصیت میں نے بقائمی ہوش و حواس کی ہے۔

العبد:۔ محمد ابراہیم بقلم خود

گواہ شد:۔ مولوی بشیر احمد ولد فضل کریم مبلغ سلسلہ عالیہ دہلی ۱۵-۱-۶۵

گواہ شد:۔ محمد عتیق ولد محمد لطیف۔ پیر محمد ابراہیم ٹی سٹریٹ کانپور ۱۵/۱/۶۵

حلقہ جات لاہور میں بارہ روزہ تربیتی کلاس

یکم اگست تا بارہ اگست؟

موجودہ مادی دور میں احمدی نوجوانوں اور اطفال کے لئے خالص علمی اور روحانی ماحول پیدا کر کے ان کی تربیت کی اہم ذمہ داری سے بہت حد تک عہدہ برآ ہونے کے لئے مجلس لاہور نے حسب سابق تمام حلقہ جات کے مراکز نماز میں بارہ روزہ تربیتی کلاس کے انعقاد کا پروگرام بنایا ہے۔ تفصیلی پروگرام کی اطلاع تمام حلقہ جات کو دے دی جائیگی۔ زعماء کا فرض ہوگا کہ تمام خدام و اطفال کو اس پروگرام میں شامل کریں۔ والدین سے بھی پورے تعاون کی درخواست ہے۔ جو خدام ان دنوں لاہور سے باہر ہیں۔ وہ بھی واپس تشریف لا کر فائدہ اٹھائیں۔

(ناظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

دعائے مغفرت

۱۔ میری محترمہ خالہ جان رحمت بی بی اہلیہ محترم ڈاکٹر غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چھور چک نمبر ۱۱۷ سانگلہ ہل کچھ عرصہ بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار رہ کر مورخہ ۲۵/۷/۶۵ کو بعمر قریباً ۶۵ سال وفات پا گئیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ محترم مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ اپنے اور بیگانوں۔ غریبوں و بیکسوں کی مدد کیا کرتی تھیں مرحومہ کی یادگار دو لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم ان کی مغفرت فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے (چوہدری احمد حسین باجوہ گرد پ انسپکٹر ریلوے لاہور)

۲۔ چوہدری نبی احمد صاحب باجوہ کلانکہ ہاؤسنگ سوسائٹی گوجرانوالہ کی بڑی ہمشیرہ عزیزہ زبیدہ بیگم زوجہ چوہدری مبارک احمد صاحب ڈھلوں ۲۷ جولائی قریباً سات بجے لیڈی ولنگٹن ہسپتال لاہور میں بحالت زچگی وفات پا گئی۔ مرحومہ کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا اور یہاں سپرد خاک کیا گیا۔ اپنے پیچھے ۶ معصوم بچے کم سن چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑے کی عمر ۹ سال ہے اور سب سے چھوٹے بچے کی عمر ۶ یوم ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان معصوم بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ (خاکسار مسعود احمد سوہاوی دفتر امور خارجہ ربوہ)

برائے توجہ انسپکٹران تحریک جدید

تمام انسپکٹران تحریک جدید کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ ۵ اگست ۶۵ء کو دفتر وکالت مال میں حاضر ہو جائیں

وکیل المال تحریک جدید

اعلان دار القضاء

بمقدمہ چوہدری عنایت اللہ صاحب آف عیسیٰ والی ضلع سیالکوٹ بخلاف منشی احمد دین صاحب ولد چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم آف چوکنا والی ضلع گجرات مورخہ ۲۳/۸/۶۵ بوقت ۸ بجے صبح دفتر قضاء ربوہ میں سماعت ہوگی۔ منشی صاحب مذکور مطلع رہیں۔ چونکہ ان کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں دی جا سکتی اسلئے بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

تصحیح:۔ تعمیر ہال خدام الاحمدیہ کیلئے جن احباب نے مبلغ ۲۱۳/- روپے کا وعدہ فرمایا ہے ان کی فہرست الفضل بتاریخ ۱۷/۶/۶۵ میں شائع ہو چکی ہے۔ (اس میں نمبر ۱۲ پر مکرم محمد اکرم صاحب اسلام آباد درج ہو گیا ہے۔ جبکہ اصل محمد اکرم صاحب سکندر آباد کی طرف سے ہے۔ احباب درست فرما لیں۔ (مہتمم مال)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ٹوکیو ۲۸ جولائی - جنوبی ویٹ نام میں چھاپہ مار کمیونسٹوں اور سرکاری فوجوں کی جنگ آخری دور میں داخل ہو گئی ہے۔ سائیگون باقی ملک سے تقریباً کٹ گیا ہے۔ دارالحکومت میں مقیم امریکی اور سرکاری فوجی دستے محاصرہ کی سی حالت میں ہیں اور ملک کے باقی حصوں سے صرف فضائی ذرائع سے رابطہ قائم ہے کل رات گئے تک سائیگون سے مختلف صوبوں کو جانے والی دس بڑی سڑکوں میں سے آٹھ پر چھاپہ ماروں کا قبضہ ہو چکا ہے باقی دو سڑکوں پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ اگر آئندہ ۲۴ گھنٹوں کے دوران موجودہ صورت حال میں کوئی غیر معمولی تبدیلی نہ ہوئی تو اس بات کا امکان ہے کہ سائیگون چھاپہ ماروں کے قبضہ میں چلا جائے گا۔

سائیگون میں امریکی حکام کا کہنا ہے کہ بڑا حملہ شروع ہو چکا ہے اور ہم انتہائی نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ امریکی سفارت خانہ اور دوسرے اداروں کو بچانے کے لئے وسیع اقدامات کئے گئے ہیں اور دست بدست جنگ کی صورت میں ان کی حفاظت کے لئے خاص فوجی دستے تعین کئے گئے ہیں۔

جکارتہ :- ۲۸ جولائی - گزشتہ روز یہاں پر ڈھائی لاکھ سے زائد افراد نے انڈونیشیا میں نامزد نئے امریکی سفیر مسٹر مارشل گرین کے خلاف مظاہرہ کیا۔

مظاہرین ایک جلوس کی صورت میں مسٹر گرین کی رہائش گاہ کے سامنے سے گزرے۔ انہوں نے کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر گرین واپس جاؤ لکھا تھا۔ اور وہ امریکیوں کو باہر نکال دیا جائے کے نعرے لگا رہے تھے

مسٹر مارشل گرین کی طرف سے کاغذات نامزدگی پیش کرنے کی تقریب میں صدر سوئیکارنو نے ویٹ نام میں امریکی پالیسی پر نکتہ چینی کی اور مسٹر گرین سے کہا کہ وہ انڈونیشیا میں اچھے وقت پر نہیں آئے۔ کیونکہ اس وقت امریکہ اور انڈونیشیا کے تعلقات بہت خراب ہیں۔

نئی دہلی ۲۸ جولائی - کانگریس ہائی کمان کے ایک رکن اور سابق وزیر خزانہ مسٹر مرارجی ڈیسائی نے جماعت کے اصولوں سے انحراف کرنے پر ہائی کمان کے دوسرے ارکان پر شدید نکتہ چینی کی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے بنگلور کے اجلاس کی منظور کردہ قرارداد کو صرف اس لئے تسلیم کر لیا ہے کہ کانگریس میں مزید انتشار کو روکا جا سکے وہ اس قرارداد پر تبصرہ کر رہے تھے جس کے تحت کانگریس کے آئین میں ترمیم کر دی گئی ہے اور جس کا مقصد کانگریس کے موجودہ صدر مسٹر کامراج کو دوبارہ منتخب کرنا ہے۔

راولپنڈی ۲۸ جولائی :- قومی اسمبلی کی سلیکٹ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ آئین میں ترمیم کا بل منظور کر لیا جائے۔ اس بل کے ذریعہ سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے جج کو اس کی تنخواہ بڑھائے بغیر کسی دوسرے عہدہ پر مقرر کیا جا سکے گا۔ اور ریٹائرڈ جج کو عدالتی یا نیم عدالتی عہدہ پر مقرر کیا جا سکے گا۔ اس بل کے تحت حکومت کو یہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ اگر کوئی سرکاری ملازم اپنی ملازمت کے ۲۵ سال مکمل کر لے یا اس کی عمر ۵۵ سال ہو جائے تو اسے ریٹائر کر دیا جائے جس کے بعد ملازم کو پنشن اور دوسری مراعات حاصل ہوں گی جو ریٹائر ہونے والے ملازموں کو عموماً حاصل ہوتی ہیں کمیٹی کے شاہ عزیز الرحمٰن نے اختلافی نوٹ لکھا ہے۔

خرطوم ۲۸ جولائی - گھانا نے حکومت سوڈان کو اطلاع دی ہے کہ افریقی اتحاد کی تنظیم کے سربراہوں کی کانفرنس یکم ستمبر سے اکرا میں ہونا تھی ملتوی کر دی گئی ہے اس التواء سے گھانا کو کانفرنس کی تیاری کے لئے کافی وقت مل جائے گا

راولپنڈی ۲۸ جولائی - نیشنل پریس ٹرسٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کے اخبار میں ملازم جو صحافی حادثہ قاہرہ میں جاں بحق ہوئے ہیں۔ ان کے پسماندگان کو ان کی تنخواہ کا نصف حصہ ہر ماہ ادا کیا جایا کرے گا یہ فیصلہ کل یہاں پریس ٹرسٹ کے اخبارات کے ایڈیٹروں اور انتظامی شعبوں کے سربراہوں کے اجلاس میں کیا گیا جو ٹرسٹ کے چیئرمین مسٹر اے کے سومار ایم این اے کی صدارت میں ہوا۔

صحافیوں کی آدھی تنخواہ معہ الاؤنس کا نصف حصہ ان کے پسماندگان کو پندرہ برس تک ہر ماہ ادا کیا جائے گا۔ اس کے بعد صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد کوئی فیصلہ کیا جائیگا۔

لاہور ۲۸ جولائی - واپڈا نے مغربی پاکستان کے جنوبی خطے میں موئن جو دڑو کے نزدیک گیس کا ایک بجلی گھر بنانے کا منصوبہ بنایا ہے یہ بجلی گھر ۲ لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا کرے گا۔

برسات کا موسم اور شجرکاری

احباب کو علم ہے کہ ان ایام میں مختلف اضلاع میں بارشیں ہو رہی ہیں۔ لہٰذا شجرکاری کے لئے یہ دن بہت ہی موزوں ہیں امید ہے اس مقصد کے لئے باقاعدہ پروگرام بنا کر توجہ دی جا رہی ہوگی۔ کیونکہ ملکی سرمایہ میں اضافہ کے لئے یہ ایک بہت بڑی خدمت ہے انصار اللہ کے عہدیداران اور اراکین خصوصیت سے اس طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(قائد ایثار۔ انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو حسب ذیل کاموں کے لئے ۹ اگست ۱۹۶۵ء بوقت ۱۲ بجے دوپہر تک پی ڈبلیو آر کے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر پرسنٹیج ریٹ مطلوب ہیں۔ ٹنڈر اسی روز ۱۲½ بجے دوپہر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کے روبرو کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	نام کام	تخمیناً مقدار	زر ضمانت
۱	ڈویژنل انجینئر نمبر ۲ لاہور کے سیکشن میں سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے دوران شنگل یا کرشڈ سٹون سپلائی کرنا۔	۱۲۰۰۰ مکعب فٹ	۲۰۰۰/- روپے
۲	ڈویژنل انجینئر نمبر ۲ لاہور کے سیکشن میں سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے دوران سینڈ ہار سپلائی کرنا	۷۵۰۰۰ مکعب فٹ	۱۰۰۰/- روپے
۳	ڈویژنل انجینئر نمبر ۲ لاہور کے سیکشن میں سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے دوران سٹون بیلاسٹ فراہم کرنا	۲۰۰۰۰۰ مکعب فٹ	۲۰۰۰/- روپے

۱۔ شیڈول آف ریٹس اور تفصیلات شرائط وغیرہ دفتر ہذا کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن میں دیکھی جا سکتی ہیں۔
۲۔ میٹریل الف اور آر ڈیسٹی نیشن پر لیا جائے گا۔ ٹھیکیدار کو میٹریل کی کیرج کے لئے فریٹ چارجز کے عوض بلاقیمت ریلوے میٹریل کنسائنمنٹ نوٹ جاری کیا جائے گا۔
۳۔ ایسے ٹھیکیداران جو ڈویژن ہذا کی تسلیم شدہ فہرست میں شامل نہیں کو ٹنڈر تصریحات کے اجراء کے لئے اپنے حوالہ جات زیادہ سے زیادہ ۲۶ جولائی ۱۹۶۵ء تک ڈویژنل انجینئر نمبر ۲ لاہور کو ارسال کرنا ہوں گے۔
۴۔ ضمانت کی رقم نقد یا مجوزہ فارم (جس کا نمونہ ڈویژنل آفس کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن سے مل سکتا ہے) پر بنکرز گارنٹی بانڈ کی شکل میں آنی چاہیئے۔ گورنمنٹ سکیورٹیز (ڈیفنس سرٹیفکیٹس، پریمیئر بانڈز، پرائز بانڈز، نوٹس اور کیش سرٹیفکیٹس وغیرہ) اور بنک ڈیپازٹ رسید قابل قبول نہیں۔
۵۔ ریلوے انتظامیہ کسی کم ترین ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں اور ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتلائے مسترد کرنے کے حقوق محفوظ رکھتی ہے۔

ایم والی محمد (پی آر ایس ای)
برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے لاہور۔

IMF (L) 1786

خصوصی ہیرے
دیگر بیش قیمت پتھر خوشنما اور جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۶۳۳

ہمدرد نسواں (ٹھری کی گولیاں)، دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ روپے

جماعت ہائے احمدیہ یورپ کا پہلا جلسہ

(مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ مقیم زیورک)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعتی اخوت کو مضبوط کرنے اور تعلیمی، تربیتی و تبلیغی اغراض کے پیش نظر مرکزی جلسہ سالانہ کا اجراء فرمایا۔ انہی مقاصد کے پیش نظر مختلف جماعتیں بھی سال میں ایک بڑا جلسہ کرتی ہیں۔ یورپ کی جماعتوں کا ایک اکٹھا جلسہ آج تک نہیں ہوا تھا۔ وکالت تبشیر کی منظوری سے اس سال اگست کے پہلے ہفتے میں ایسے جلسہ کا لندن میں انعقاد تجویز کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ جلسہ آئندہ جلسوں کی بنیاد ہوگا اس لئے جہاں اس کا انعقاد باعث مسرت ہے وہاں فکر بھی ہے کہ ہم اعلیٰ پایہ کی معیاری روایات قائم کرسکیں۔ اور اس ڈگر پر ان جلسوں کے نظام کو چلا سکیں کہ اس سے عظیم الشان اسلامی اخوت کی بنیاد قائم ہو اور ہماری ترقی کی رفتار تیز ہو۔ جلسہ میں شریک ہونے والے ہر قسم کی برکات سے مستفیض ہوکر نئی امنگوں اور نئے ولولوں کے ساتھ اپنے اپنے ممالک کو لوٹیں۔ اور اسلام کے مستقبل کی شاندار عمارت کے لئے بنیادی پتھر کا کام دیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی تحریک کے لئے یہ درخواست پیش کر رہا ہوں۔

اللہ تعالےٰ جزائے خیر دیوے، امام بشیر احمد خان صاحب رفیق اور جماعت انگلستان کو کہ انہوں نے تمام مہمانوں کی میزبانی کا بیڑا اٹھایا ہے۔ یہ ذمہ داری نازک اور مشکل ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں باحسن ادا کرنے کی توفیق بخشے اور ان سب پر بیش بہا فضل فرمائے۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس جلسہ کا افتتاح فرما دیں جسے انہوں نے منظور فرما لیا ہے امید ہے کہ انشاء اللہ ہم سب یورپ کے احمدی ان سے اور دیگر بزرگوں سے جو لندن میں موجود ہیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کی عمر میں برکت دے اور جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

خاکسار

(مشتاق احمد باجوہ)

ادرحمہ ضلع سرگودھا کے اجتماع کی نئی تاریخیں

محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی علالت کی وجہ سے ادرحمہ ضلع سرگودھا کا اجتماع جو ۶ اور ۷ اگست کو منعقد ہو رہا تھا۔ ایک ہفتہ لیٹ کر دیا گیا ہے اب یہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۱۳، ۱۴ اگست بروز جمعہ، ہفتہ منعقد ہوگا۔ احباب یہ تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم ۱۳۴۴ ہش / ۱۹۶۵ء

اس امتحان معیار اوّل کے ۱۲۹ اور معیار دوم کے ۱۹ کل ۱۴۸ اراکین نے حصہ لیا۔ معیار اوّل میں ۷۷ درجہ اوّل میں اور ۵۲ درجہ دوم میں کامیاب ہوئے۔ معیار دوم کے ۶ درجہ اوّل میں ۱۱ درجہ دوم میں اور دو درجہ سوم میں آئے۔

مکرم میاں عبد القیوم صاحب اٹک کوئٹہ اوّل اور مکرم محمد احمد صاحب فاضل کوئٹہ دوم رہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تحریک جدید کے سہ سالہ بقایاجات

تحریک جدید کے سہ سالہ بقایاجات کے متعلق مجلس شوریٰ مارچ ۱۹۶۵ء کے فیصلہ کی تعمیل کے لئے اکثر جماعتوں کو گوشوارے بھجوائے جاچکے ہیں۔ باقی جماعتوں کو بھی انشاء اللہ جلد بھجوا دیئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اگر بقایاجات کے گوشوارے مل گئے ہوں تو ان کے مطابق اگر نہ ملے ہوں تو فی الحال مقامی ریکارڈ کی بنیاد پر وصولی کی کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تاکہ دفتر ہذا مجلس شوریٰ کے فیصلہ کو عملی جامہ پہنا سکے نیز جملہ بقایاداران احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس وقت اشاعت اسلام کی روز بروز بڑھتی ہوئی ضروریات اس امر کی متقضی ہیں کہ ہر احمدی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت دے۔ پس گذارش ہے کہ اپنی اوّلین فرصت میں بقایا ادا فرما کر اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل المال تحریک جدید)

خدام الاحمدیہ کا چوبیسواں مرکزی سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کا چوبیسواں مرکزی سالانہ اجتماع اپنی شاندار روایات کے ساتھ

۲۲-۲۳-۲۴ اخاء ہش ۱۳۴۴ / اکتوبر ۱۹۶۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے

انشاء اللہ العزیز۔

خدام اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ اور ابھی سے اس کی تیاری شروع کردیں۔ اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی انہی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)

سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ

سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بابت سال ۶۳-۱۹۶۴ء کئی لحاظ سے خاص اہمیت رکھتی ہے مثلاً:-

۱۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا نہایت قیمتی پیغام اس میں درج ہے یہ پیغام جماعتی تربیت کے لئے بہت ضروری ہے۔

۲۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی دو خاص تقریریں جو آپ نے اجتماع کے موقع پر فرمائیں اس میں مفصل درج ہیں۔ یہ تقریریں ایمان افروز ہونے کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو مضبوط کرنے کے لئے ہر وقت پیش نظر رہنی چاہئیں

۳۔ آئندہ سال کے لئے ہر شعبہ کے لئے کام کی ہدایات پیش کی گئی ہیں۔

۴۔ گزشتہ سال کی لجنات کی سالانہ رپورٹیں اور سالانہ اجتماع کی مفصل رپورٹ اور فہرست انعامات بھی درج ہیں تاکہ تمام لجنات کو گزشتہ سال کے ایک دوسرے کے کام کا علم ہو۔ اور وہ آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر کام کرنے کی کوشش فرمائیں۔

ہر عہدیدار کے لئے اسے خریدنا ضروری ہے۔ بلکہ ہر ممبر لجنہ کے پاس یہ رپورٹ ہونی چاہیئے۔ پونے دو صد صفحات پر مشتمل اس رپورٹ کی اصل لاگت سے بھی کم یعنی صرف ایک روپیہ ہے۔ بہنیں جلد سے جلد یہ رپورٹ حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

عزیزہ ڈاکٹر فہمیدہ عظمت بی ایس سی ایم۔ بی بی ایس نے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بحیثیت لیڈی ڈاکٹر کے چارج لے لیا ہے احباب جماعت احمدیہ سے التماس ہے کہ وہ عزیزہ کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اسے اپنے فرائض کی کما حقہ ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی خدمات سلسلہ اور والدین کے لئے

باعث عزت و فخر ثابت ہوں۔

عظمت اللہ

(سیکشن آفیسر، سول سیکرٹریٹ۔ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲